سوالات و جوابات

ایک یہودی کے سوالات

کتاب مناقب میں ابوطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ مدینہ کا ایک یہودی حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ سے تین اور تین اور ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ سات کیوں نہیں کہتا؟ عرض کیا کہ اگر آپ نے پہلے تین سوالات کا ٹھیک ٹھیک جواب دیا تو مزید تین سوال کروں گا۔ اگر ان کا بھی ٹھیک جواب دیا تو آخری ایک سوال کروں گا حضرت نے فرمایا کہ میرے جوابات کے صحیح ہونے کی تو تصدیق کس طرح کرے گا۔ یہودی نے اپنی آستین سے ایک چھوٹی پرانی کتاب نکالی اور کہا کہ اس کتاب کو میں نے اپنے آباء و اجداد سے ورثہ میں پایا ہے۔ اس کتاب کو موسیٰ بن عمران نے لکھوایا تھا اور ہمارے جد اعلیٰ حضرت ہارون کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جس میں وہ تمام مسائل لکھے ہوئے ہیں۔ جو میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے پوچھا کہ اگر میں ان سوالات کا ٹھیک ٹھیک جواب دوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا۔ اس نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر آپ نے صحیح جواب دیا تو میں اسی وقت آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔

حضرت نے فرمایا کہ اچھا جو چاہتا ہے سوال کر۔

یہودی : وہ پہلا پتھر کون سا ہے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوا۔؟

حضرت علیؑ : یہودیوں کا گمان ہے کہ یہ بیت المقدس کا پتھر ہے لیکن یہ غلط ہے۔ پہلا پتھر حجر اسود ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہشت سے زمین پر نازل کیا گیا تھا اور رکن کے مقام پر رکھا گیا۔ جو آج تک بیت الحرام میں ہے۔

یہودی : وہ چشمہ کون سا ہے جو سب سے پہلے زمین پر جاری ہوا؟

حضرت علی : تمہارے عقیدہ میں پہلا چشمہ وہ ہے جو بیت المقدس کے پتھر کے نیچے سے جاری ہوا۔ لیکن یہ غلط ہے۔ پہلا چشمہ چشمۂ حیات ہے۔ جس پر حضرت موسیٰؑ، حضرت خضرؑ، یوشع بن نون اور ذوالقرنین گئے تھے اور جس میں مچھلی گر کر زندہ ہو گئی تھی۔

یہودی : آپ نے سچ فرمایا۔ اچھا اب بتائیے کہ وہ کون سا درخت ہے جو زمین پر سب سے پہلے پیدا ہوا۔؟

حضرت علیؑ : تم لوگ کہتے ہو کہ پہلا درخت زیتون کا ہے لیکن یہ غلط ہے وہ کھجور عجوہ کا درخت ہے جس کو حضرت آدم اپنے ہمراہ بہشت سے لائے تھے۔

یہودی نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ اب دوسرے تین سوال کرتا ہوں۔

یہودی : خاتم الانبیاءؐ کے بعد کتنے امام ہوں گے ؟

حضرت علیؑ خاتم الانبیاء کے بعد بارہ امام ہوں گے جو کسی ظالم کے ظلم اور کسی مخالف کی مخالفت سے کبھی دل تنگ نہ ہوں گے۔

یہودی : خاتم الانبیاء کس بہشت میں رہیں گے ؟

حضرت علیؑ : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت عدن میں رہیں گے۔ یہ جنت کے وسط میں بہت ہی بلند جگہ ہوگی اور عرش سے بہت قریب ہوگی۔

یہودی : اس منزل میں آپ کے ساتھ اور کون ہوں گے۔

حضرت علیؑ : رسالت مآب کے ساتھ اس منزل میں یہی بارہ امام ہوں گے ان کا پہلا میں ہوں اور آخری امام مہدیؑ ہوں گے۔ یہودی نے کہا کہ خدا کی قسم کتاب ہارون میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اب آپ سے آخری سوال کرتا ہوں۔

یہودی : یہ بتایئے کہ اپنے نبیؐ کے بعد آپ کتنا عرصہ زندہ رہیں گے۔ اور آپ کی موت کس طرح واقعہ ہوگی ؟

حضرت علیؑ : میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۳۰ سال زندہ رہوں گا اور تلوار کے زخم سے شہید ہونگا میرا قاتل ناقہ صالح کو پے کرنے والے سے بدتر ہوگا۔

یہودی رونے لگا اور اسلام قبول کرتے ہوئے کہا "اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدً رسول اللہ و اشھد انک وصی رسول اللہ"۔

(کتاب الاحتجاج۔ ج ا ینابیع المودۃ بؔ، کوکب دری)

قیصر روم کے سوالات

پہلا سوال : تفسیر فخر الدین رازی اور تذکرۃ الخواص میں لکھا ہے کہ رسالت مآب کی رحلت کے بعد قیصر روم نے خلیفہ وقت کو لکھا کہ سورۂ فاتحہ ہم کو پہنچا اور ہم اس کی معنی سے واقف ہوئے لیکن اھدنا الصراط المستقیم سے شبہ گذرتا ہے کہ اگر تمہارا دین برحق ہے اور اس کے قبول کرنے سے صراط مستقیم پر پہونچتے ہیں تو دین اسلام قبول کرنے کے بعد پھر صراط مستقیم کی ہدایت کی دعا کرنا لا معنی ہے و نیز مغضوب علیھم کون سا گروہ ہے۔ ضالین کون ہیں۔ اگر تم ان سوالات کے تفصیلی جواب روانہ کروگے تو ہم دین اسلام

قبول کریں گے۔

جب یہ خط پہونچا تو حضرت ابو بکرؓ نے تمام اصحاب سے مشورہ کیا اور جب کسی سے جواب بن نہ پڑا تو سب باب مدینہ علم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی علیہ السلام نے یہ جواب دیا۔

" اھدنا الصراط المستقیم کے معنی ہیں۔ ثبّتنا علیہِ فی الدّنیا واھدنا طریق الجنّۃِ یوم القیمۃِ یعنی جو راہ مستقیم تو نے عنایت فرمائی ہے) ہم کو اس پر دنیا میں ثابت قدم رکھ اور قیامت کے روز جنت کی طرف ہماری رہبری کر۔

" مغضوب علیہم" سے قوم یہود مراد ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے حق میں دوسرے مقام پر وبغضبٍ من اللہ فرماتا ہے (یعنی وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہوئے۔

ضالین سے مراد نصاریٰ اور وہ لوگ ہیں جو اہلبیت کے طریق سے منحرف ہوئے"

ان کے لئے ارشاد ہوتا ہے وضلّوا عن سواء السبیل یعنی وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہو گئے۔

دوسرا سوال :

سورۂ خیر و برکت :۔ کیا قرآن میں ایسا کوئی سورہ ہے جس میں دوزخ کے دروازوں کے شمار کے موافق سات آیتیں ہوں اور حروف تہجی کے سات حروف ث، ج، ز، ش، ظ، خ، ف اس میں نہ ہوں۔ ہم نے انجیل میں پڑھا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا۔ دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں۔

جواب : حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہ سورۂ فاتحہ ہے جس کو سبع المثانی کہتے ہیں یہ وہی سورہ ہے جو تم کو پہونچا ہے جس کے اھدنا الصراط المستقیم میں تم کو شبہ واقع ہوا۔ اسی میں مذکورہ بالا سات حروف نہیں ہیں۔

جب قیصر روم نے ان جوابات کو پڑھا تو اسلام قبول کر لیا۔

مفر کے بیس سوالات

معارج النبوۃ میں مرقوم ہے کہ آنحضرت صلعم کی رحلت کے دس روز بعد ایک نقاب پوش اعرابی ہاتھ میں تازیانہ لئے ہوئے مسجد میں داخل ہو کر دریافت کیا کہ پیغمبر کا وصی کون ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؑ مرتضیٰ کی طرف اشارہ کیا۔ پس اس نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔" السلام علیک یا فتیٰ حضرت علیؑ علیک

السلام یا مفرد صاحب البیر" (سلام ہو تجھ پر اے مفراد اے کنویں والے)

تمام حاضرین اس جواب کو سن کر متحیر ہو گئے۔

نقاب پوش: اے جوان! تو نے میرا نام کس طرح جانا اور مجھ کو صاحب بیر کس طرح کہا؟

حضرت علیؑ: مجھ کو میرے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی۔ اگر تو چاہتا ہے تو تیرا تمام حال بیان کر دوں۔

نقاب پوش: آپ کا نام کیا ہے اچھا بتایئے کہ رسول خدا نے کیا خبر دی تھی۔

حضرت علیؑ: میرا نام علیؑ ابن ابی طالب ہے تو عرب کا رہنے والا ہے تیرا نام مفراد تیرے باپ کا نام دارم ہے اور تیری عمر تین سو ساٹھ سال ہو چکی ہے جب تو ایک سو سال کا تھا اپنی قوم کو ڈرایا تھا اور سرور کائنات کے ظہور رسالت کی ان کو بشارت دی تھی اور کہا تھا کہ تھامہ (یعنی زمین مکہ) سے ایک شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے رخسار چاند سے زیادہ نورانی اور اس کا کلام شہد سے زیادہ شیریں ہوگا جو کوئی اس سے تمسک کرے گا فلاح دارین پائے گا۔ وہ یتیموں اور مسکینوں کا باپ اور صاحب شمشیر ہوگا۔ دراز گوش پر سواری کرے گا۔ اپنے پاپوش میں خود ہی پیوند لگا لیگا۔ شراب و زنا کو حرام کرے گا۔ قتل اور سود خواری کو منع کرے گا وہ خاتم انبیاء اور سید الاولیاء ہوگا۔ اس کی امت پانچ وقت نماز پڑھا کرے گی اور ماہ رمضان کو روزوں میں گذارے گی اور بیت اللہ کا حج کرے گی تم اس پر ایمان لانا۔

جب تو نے ان لوگوں کی رہنمائی کی وہ تیری مخالفت کرنے لگے اور ایذا رسانی شروع کر دی یہاں تک کہ تجھ کو ایک گہرے کنویں میں قید کر دیا۔ چنانچہ تو اب تک اسی کنویں میں محبوس تھا۔ جب آنحضرت نے اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ حق تعالیٰ نے تیری قوم کو سیلاب سے ہلاک کر دیا اور تجھ کو اس قوم سے نجات دی۔ بعد ازاں ایک ندائے غیب تجھ کو پہونچی کہ محمد مصطفیٰؐ کا انتقال ہو چکا تو جا کر ان کی قبر کی زیارت کر اس لئے تو منازل طے کرتا ہوا یہاں آ پہنچا۔

مفر یہ باتیں سن کر رونے لگا اور عرض کیا کہ یا علیؑ آپ ان تفصیلات سے کس طرح واقف ہوئے حضرت نے فرمایا کہ مجھے سید کائناتؐ نے خبر دی تھی کہ میرے انتقال کے بعد یہاں مفر آئے گا اس کو میرا سلام پہنچانا۔ جب مفر نے سلام کی خوشخبری سنی تو آگے بڑھ کر حضرت علیؑ کے سر پر بوسہ دیا اور اجازت لے کر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد حضرت نے مفر سے فرمایا کہ اے مفر اپنے چہرے سے نقاب اٹھا دے۔ چنانچہ جب اس نے نقاب اٹھایا تو تمام حاضرین نے دیکھا کہ اس کی پیشانی سے نور صادع ہو رہا تھا۔ اس کے بعد مفر نے عرض کیا کہ میرے چند سوالات ہیں ان کے جوابات چاہتا ہوں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے سوال کر۔

(۱) مفسر: وہ کون سا نر ہے جو ماں اور باپ نہیں رکھتا؟

حضرت علیؑ: وہ حضرت آدم ہیں۔

(۲) مفسر: وہ مادہ کونسی ہے جو ماں اور باپ نہیں رکھتی؟

حضرت علیؑ: حضرت حوا۔

(۳) مفسر وہ نر کون سا ہے جو بن باپ کے پیدا ہوا۔؟

حضرت علیؑ: حضرت عیسیٰؑ

(۴) مفسر: وہ رسول کون ہے جو نہ جن وانس سے ہے اور نہ ملائکہ سے اور نہ چوپایوں سے نہ درندوں سے؟

حضرت علیؑ: وہ غراب یعنی کوا ہے جس کو حق تعالیٰ نے قابیل کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔

(۵) مفسر: وہ کون سی قبر ہے جس نے اپنے صاحب کو اپنے ساتھ سیر کرائی؟

حضرت علیؑ: وہ قبر جس نے اپنے صاحب کو سیر کرائی ایک مچھلی تھی جس نے حضرت یونسؑ کو اپنے پیٹ میں رکھ کر تیس روز تک سمندر میں گھومتی رہی۔

(۶) مفسر: وہ حیوان کونسا ہے جس نے نے اپنے اصحاب کو ڈرایا تھا؟

حضرت علیؑ: وہ چیونٹی تھی جو اپنی قوم کے ساتھ رزق کی تلاش میں نکلی تھی اوران چیونٹیوں سے جو اس ستون پر چڑھ رہی تھیں جو حضرت سلیمان کے سر پر تھا کہا تھا کہ خبردار سلیمان کے سر پر مٹی نہ گرے اور ان کو ایذا نہ پہونچے۔

(۷) مفسر: وہ جسم کون سا ہے جس نے کھایا مگر پیا نہیں۔؟

حضرت علیؑ:۔ وہ جسم جس نے کھایا مگر پیا نہیں اور پھر کھایا بھی نہیں حضرت موسیٰؑ کا عصا تھا جو جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا تھا۔

(۸) مفسر: وہ زمین کون سی ہے جس پر ابتدائے آفرینش سے صرف ایک مرتبہ سورج چمکا اور پھر کبھی نہ چمکے گا؟

حضرت علیؑ: وہ دریائے نیل کی تہ ہے۔ جب خدا نے قوم موسیٰؑ کے دریائے نیل کے پار کرنے اس کو شگافتہ کیا تھا۔ اس کی تہ نمایاں ہوتی تھی۔ اور اس پر سورج چمکا تھا۔ قوم موسیٰؑ کے گذر جانے کے بعد پانی پھر مل گیا۔

(۹) مفسر: وہ جماد کون سا ہے جس نے زندہ چیز جنی؟

حضرت علیؑ: وہ ایک پتھر تھا جس سے حق تعالیٰ نے ناقہ صالح کو پیدا کیا تھا۔

(۱۰) مفسر: وہ عورت کون سی ہے جس سے تین ساعت میں بچہ پیدا ہوا۔؟

حضرت علیؑ: جناب مریم۔

(۱۱) مضر: وہ دو متحرک کون سے ہیں جو کبھی ساکت نہیں ہوتے؟
حضرت علیؑ: آفتاب و ماہتاب۔
(۱۲) مضر: وہ ساکن کون سا ہے جو کبھی متحرک نہیں ہوتا؟
حضرت علیؑ: آسمان۔
(۱۳) مضر: وہ دو دوست کون سے ہیں جو کبھی دشمن نہ ہوں گے؟
(۱۴) جسم و جان۔
(۱۴) مضر: وہ دو دشمن کون سے ہیں جو کبھی دوست نہ ہوں گے؟
حضرت علیؑ: موت و حیات۔
(۱۵) مضر: شئے کیا ہے؟
حضرت علیؑ: شئے مومن ہے۔
(۱۶) مضر: لاشئ کیا ہے؟
حضرت علیؑ: لاشئ کافر ہے۔
(۱۷) مضر: سب سے زیادہ خوبصورت کون سی چیز ہے؟
حضرت علیؑ: بنی آدم کی صورت۔
(۱۸) مضر: سب سے بدصورت کون سی چیز ہے؟
حضرت علیؑ: سب سے زیادہ بدصورت بدن بے سر۔
(۱۹) مضر: رحم میں سب سے پہلے کون سی چیز بستہ ہوتی ہے؟
حضرت علیؑ: سب سے پہلے جو چیز رحم میں بستہ ہوتی ہے وہ انگشت شہادت ہے۔
(۲۰) مضر: وہ کون سی چیز ہے جو قبر میں سب سے آخر میں گرتی ہے۔
حضرت علیؑ: ریڑھ کی ہڈی۔

ان جوابات کو سن کر مضر نے باب مدینۃ علم کے فرق ہمایوں پر بوسہ دیا اور عرض کیا کہ یا علیؑ مجھے سرور کائنات کے مرقد مطہر پر لے چلیئے چنانچہ حضرت نے اس کو قبر رسول کی رہبری کی۔ وہ قبر سے بغل گیر ہو کر گریہ و زاری کرنے لگا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کو ایک ساعت تک اس کے حال پر چھوڑ دو کہ اس کا آخری وقت آچکا ہے۔ چنانچہ جب ایک ساعت کے بعد جا کر دیکھا تو اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔ حضرت نے اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام فرمایا۔ (کوکب درّی)